باب-60

سجدۂ تعظیمی

☆ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا، تجھے کس نے منع کیا، کیوں تو نے سجدہ نہ کیا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔(ابلیس نے) کہا، میں اس (آدم) سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اس (آدم) کو خاک سے۔(سورۃ الاعراف: آیت 12)

☆ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ۔

ترجمہ: اور یاد کرو جب کہ ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو پھر سب نے سجدہ کیا علاوہ ابلیس کے۔ کہ اس نے انکار کیا۔(سورۃ طٰہٰ: آیت 116)

صاحبو! سجدہ کیا ہے؟۔۔۔ عاجزی کا اظہار کرنا۔ اس کا پورا مظہر یعنی display زمین پر سر رکھنا ہے۔ مختلف زمانوں میں سجدہ کی مختلف صورتیں تھیں۔ اسلامی سجدہ میں، سات اعضا کا زمین پر ٹکنا ہے۔ یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیروں کے پنجے۔ کیا سجدہ شرک ہے؟۔۔۔ جی ہاں! سجدۂ عبودیت یقیناً شرک ہے، یعنی اللہ کے سوا کسی کو معبود سمجھ کر سر زمین پر رکھنا شرک پر دلالت کرتا ہے۔ بزرگوں کے سامنے ان کی بزرگی کی وجہ سے سر کو زمین پر رکھنا، سجدۂ تعظیمی ہے۔ فرشتوں نے آدم کو سجدۂ تعظیمی کیا۔ یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے بھی سجدۂ تعظیمی کیا۔ شرک ہر زمانہ میں حرام تھا۔ ان لوگوں کا سجدہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ سجدہ الگ چیز ہے اور شرک الگ۔ شرک، دل کی صفت ہے۔ جب تک دل میں الوہیت (divinity) کا خیال نہ آئے شرک نہیں ہو سکتا۔

بڑوں کے سامنے گردن جھکانے کو گناہ جانتے ہیں اور شرک سمجھتے ہیں وہ ذرا سورۃ الاسراء کی آیت 24 سے ماں باپ کے لیے وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ (اور ان کے لیے فرمانبرداری کا بازو جھکاؤ) کے حکم پر بھی غور کرلیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ نے شرک کی تعلیم دی۔۔۔؟

دیکھو! لوگوں نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ہاتھ پیر کو بوسہ دیا، چوما، قدم بوسی بھی کی۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ نہ رکوع کو سمجھے ہیں نہ سجود کو۔ یہ، نہ شرک کو سمجھے ہیں نہ بدعت کو۔ میں ہمیشہ لکھتا ہوں کہ شرک عقیدہ کا نام ہے، نہ کہ عمل کا۔ جب تک نیت عبادت کی نہ ہو، بندے کو خدا نہ سمجھیں اور انہیں بالذات موجود نہ مانیں تو شرک کیوں کر ہوگا؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگ گستاخ ہیں، بے ادب ہیں، خانہ خراب ہیں۔

با ادب بانصیب، بے ادب بے نصیب

صاحبو! خالی سر جھکانا سجدہ نہیں ہے۔ نہ کسی بزرگ کے پیروں پر سر رکھ دینا سجدہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، سجدہ میں سات اعضا زمین پر رکھے جاتے ہیں۔ اور سجدہ، خدا کو ہوتا ہے نہ کہ بندے کو۔۔۔ تاہم سجدہ کی مشابہت بھی پیدا کرنا بُری بات ہے، کہ نادان دھوکہ کھا جائیں۔ دیکھو تم ایسے کام کرتے ہی کیوں ہو کہ لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقع ملے۔۔۔؟

واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے، کم تر، بزرگ تر کو سجدۂ تعظیمی کرتا تھا۔ اور یہ پہلے جائز بھی تھا۔ لیکن اب اسے منع کر دیا گیا ہے۔ رسول کریمؐ نے اس سجدۂ تعظیمی سے مخالفت فرمائی ہے۔ آپؐ نے سجدۂ تعظیمی کو اس لیے ناجائز کر دیا ہے کہ یہ مظنۂ شرک یعنی suspicion of paganism ہے، مظاہر پرستی ہے، اور اس میں حد درجہ کی احتیاط ہے۔ آخر، اللہ کے لیے بھی تو کچھ رکھنا چاہیے۔۔۔! سجدہ میں نہایت عاجزی ہے کہ اس میں سر، زمین پر رکھ دیا جاتا ہے۔ لہٰذا اب کوئی کسی کو سجدۂ تعظیمی بھی نہیں کر سکتا۔ کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔ اللہ کے رسول کی مخالفت کرے گا۔ سجدہ کی ممانعت خبرِ مشہور سے ثابت ہے۔ جو لوگ بزرگانِ دین کی طرف سجدۂ تعظیمی کو منسوب کرتے ہیں غلط کہتے ہیں۔ بزرگانِ دین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کو کبھی جائز نہیں سمجھا۔ أَطِيعُوا اللَّـهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ، (سورۃ النسآء: آیت 59 یا سورۃ النور: آیت 54) پر ان کا عمل تھا۔ اور وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا، اے لوگو! تمھیں رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جس بات کا حکم دیں اسے لے لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز رہو (سورۃ الحشر: آیت 7)، ان بزرگوں کے ہمیشہ پیشِ نظر تھا۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 8 صفحہ 71 تا 73 پارہ 9 صفحہ 88 پارہ 14 صفحہ 15، 16 پارہ 15 صفحہ 22 اور پارہ 16 صفحہ 125، 126}